سوال

(622)پانچ موذی جانور

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ''الفواسق الخمس'' کے الفاظ سنے ہیں، ان کے کیا معنی ہیں؟ کیا ہمیں یہ حکم ہے کہ ان کو عمل کردیں حتی کہ حرم میں بھی قتل کردیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پانچ موذی چیزوں سے مراد ہیں (1) چوہیا۔ 2۔ بچھو۔ 3۔ باؤلا کتا۔ 4۔ کوا اور۔ 5۔ چیل۔ یہ وہ پانچ جانور ہیں، جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"خَمسٌ فَوَاسِقُ، یُقتَلنَ فِی الحَرَمِ (صحیح البخاری، جزاء الصید، باب مایقتل المحرم من الدواب، ح: 1829 وصحیح مسلم، الحج، باب ماینذب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم، ح: 1198 واللفظ لہ)

''پانچ چیزیں موذی ہیں، انہیں حل وحرم میں ہلاک کردیا جائے۔''

لہذا انسان کےلیے مسنون یہ ہے کہ وہ ان پانچ چیزوں کو قتل کرے خواہ اسنے احرام باندھنا ہو یا نہ باندھا ہو اور خواہ وہ حدود حرم کے اندر ہو یا باہر کیونکہ بعض اوقات یہ ایذاء اور نقصان پہنچانے کا باعث بنتی ہے اور ان پانچ چیزوں پر ان کو بھی قیاس کیا جائے گا جو ان جیسی ہو یا ان سے بھی زیادہ انذاء اور نقصان پہنچانے والی ہوں۔ البتہ گھروں میں آجانے والے سانپوں کو اس وقت تک قتل نہ کیا جائے، جب تک ان سے تین بار یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جن ہوں۔ البتہ ان میں سے چھوٹے اور زہریلے سانپ اور خبیث قسم کے سانپ کو ہر جگہ قتل کیا جا سکتا ہے خواہ وہ گھروں ہی میں کیوں نہ ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ابتر اور ذوالطفیتین کے سوا دیگر سانپوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابتر سے مراد وہ سانپ ہے جس کی دم چھوٹی ہو اور ذوالطفیتین سے مراد وہ ہے جس کی پشت پر دو سیاہ لکیریں ہوں۔ ان دونوں قسم کے سانپوں کو ہر جگہ اور ہر حال میں قتل کیا جاسکتا ہے، ان کے سوا دیگر سانپوں کو تین بار وارننگ دئے بغیر قتل نہ کیا جائے۔ وارننگ اسطرح دی جائے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ، میں تمہیں اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا، اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا جائے جس سے معلوم ہو کہ آپ اسے ڈرا کر بھگا رہے ہیں اور اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہیں دے رہے اور اس کے بعد بھی اگر وہ گھر میں رہے تو وہ جن نہیں ہے یا اگر وہ جن ہو تو اس کے بعد اس کا خون رائیگاں ہے لہذا اسے قتل کردیا جائے اور اگر اس حالت میں وہ زیادتی کرے تو اسے دور ہٹایا اور اپنا دفاع کیا جاسکتا ہے خواہ پہلی مرتبہ ہی ایسا ہو۔ اگر اپنے دفاع کے تیجہ میں وہ قتل ہو جائے یا قتل کے بغیر اس ے ایذاء سے بچنے کی کوئی اور صورت نہ ہو تو اسے قتل کردیا جائے کیونکہ یہ اپنی جان کے دفاع کے باب سے ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص471

محدث فتویٰ